

## 12656 \_ حدیث: " یہی نافرمان ہیں، یہی نافرمان ہیں " کی شرح

## سوال

میں نے ایك حدیث سنی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ نے سفر میں روزہ رکھنے والوں کے متعلق فرمایا کہ یہی نافرمان ہیں، تو کیا اس کا معنی یہ ہے کہ مسافر کے لیے روزہ رکھنا حرام ہے ؟

## پسندیده جواب

الحمد للم.

سوال نمبر ( 20165 ) کیے جواب میں بیان ہو چکا ہیے کہ جب مسافر سفر میں روزہ رکھنے سے مشقت محسوس کرے تو اس کیے لیے روزہ نہ رکھنا افضل ہے، اور روزہ رکھنا مکروہ، اور اگر ضرر اور نقصان یا ہلاك ہونے کے خوف تك جا پہنچے تو روزہ رکھنا حرام ہو گا.

سائل نے جس حدیث کی طرف اشارہ کیا ہے وہ بھی اسی پر محمول ہے کہ اگر سفر میں شدید مشقت یا روزہ ضرر دے تو پھر روزہ نہ رکھا جائے، اور حدیث کا سیاق و سباق بھی اس پر دلالت کر رہا ہے۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عام الفتح میں رمضان المبارك میں مکہ کی جانب نکلے اور جب کراع الغیم ـ یہ مکہ اور مدینہ کے درمیان ایك جگہ ہے ـ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا: کہ کچھ لوگوں پر روزہ مشقت بن چکا ہے، اور وہ آپ کے فعل کا انتظار کر رہے ہیں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ و سلم نے عصر کے بعد پانی کا پیالہ منگوایا اور اسے بلند کیا حتی کہ لوگ دیکھنے لگے اور پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نوش فرما لیا، تو اس کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نورہ رکھا ہوا ہے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے:

" یہی نافرمان ہیں، یہی نافرمان ہیں"

صحيح مسلم حديث نمبر ( 1114 ).

تو سیاق حدیث سے یہ حاصل ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سبب کی بنا پر انہیں نافرمان کہا:

×

اول: انہوں نے مشقت کے باوجود روزہ رکھا.

دوسرا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لیے روزہ توڑا کہ لوگ ان کی اطاعت و پیروی کریں، تو گویا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں روزہ چھوڑنے کا حکم دیا لیکن انہوں نے ایسا نہ کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نافرمانوں کا نام دیا.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

یہ اس پر محمول ہیے جسیے روزہ ضرر دے … اوراس کی تائید اس قول سیے ہوتی ہیے: " بعض لوگوں کیے لیے روزہ مشقت کا باعث بنا ہوا ہیے "

تو اس بنا پر اگر سفر میں روزہ مشقت کا باعث نہ ہو تو روزہ دار نافرمان نہیں ہو گا. اھ کچھ کمی و بیشی کے ساتھ.

اور ابن القيم رحمہ اللہ تعالى تهذيب السنن ميں كہتے ہيں:

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا " یہی نافرمان ہیں " یہ معین واقعہ ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ وہ روزہ چھوڑ دیں تو ان میں سے بعض سے مخالفت کی تو رسول رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلمات کہے .....

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد روزہ اس لیے چھوڑا کہ لوگ ان کی اقتدا اور پیروی کریں، لیکن جب بعض نے ان کی اقتدا نہ کی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" یہی نافرمان ہیں " اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سے یہ مراد نہ تھی کہ مسافر کے لیے مطلقا روزہ رکھنا حرام ہے۔ اھ

اور حافظ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نیے سفر میں روزہ رکھنے والوں کی طرف نافرمانی کی نسبت اس لیے کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر روزہ چھوڑنے کا عزم کیا تھا، تو انہوں نے اس کی مخالفت کی. اھ کچھ کمی و بیشی کے ساتھ.

تو اس بنا پر یہ حدیث خاص حالت میں وارد ہوئی ہے، اور اسے سب مسافروں پر منطبق اور لاگو کرنا صحیح نہیں.

اس کی دلیل یہ بھی ہیے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں روزہ رکھا کرتے تھے، اور اگر سفر میں روزہ

×

ركهنا معصيت و نافرماني بوتى تو رسول كريم صلى الله عليه وسلم ايسا نه كرتے.

والله اعلم.